31819- عمرہ کرنے کا طریقہ

سوال

میں عمرہ کا تفصیلی طریقہ جاننا چاہتا ہوں.

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کے ہاں کوئی عبادت بھی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں دو شرطیں نہ پائی جائيں اور دو شرطیں یہ ہیں :

پہلی : اللہ تعالی کے لیے اخلاص وہ اس طرح کہ اس عبادت سے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودي اور دار آخرت چاہی جائے اور اس میں کسی بھی قسم کی ریاکاري اور دکھلاوا شامل نہ ہو اور نہ ہی وہ عمل دنیا کے لیے کیا جائے.

دوسري شرط : اس عبادت میں قولی اور عملی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وپیروي ہونا ضروري ہے، اور جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی معرفت وپہچان نہ ہو اس وقت تک نبی کریم صلی اللہ وسلم کی اتباع بھی نہیں ہوسکتی.

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالی کی عبادت کرنا چاہتا ہو – چاہے وہ عبادت حج یا عمرہ یا کوئی اور عبادت ہو – اسے چاہیے کہ وہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیکھے تاکہ اس کا وہ عمل سنت نبوي صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو.

ذیل کی سطور میں ہم سنت نبویہ میں وارد عمرہ کا طریقہ درج کرتے ہیں :

عمرہ مندرجہ ذیل چار اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے :

احرام ، بیت اللہ کا طواف ، صفا اور مروہ کی سعی اور سر کے بال منڈانا یا چھوٹے کروانا.

اول : احرام باندھنا :

حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کو احرام کہا جاتا ہے.

جب کوئی شخص احرام باندھنا چاہے تو سنت یہ ہے کہ غسل جنابت کی طرح غسل کرے اور اپنا لباس اتار دے اور بہترین قسم کی خوشبو کستوري وغیرہ جو میسر ہوسکے سر اور داڑھی میں لگائے اور چادریں زیب تن کرے اور یہ خوشبو احرام کے بعد بھی اس کے جسم سے آتی ہو تو اسے کوئی نقصان نہیں اس لیے کہ بخاري اور مسلم شریف میں مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو جو خوشبو ملتی اسے لگاتے ، پھر اس کے بعد میں کستوري کی چمک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں دیکھتی. صحیح بخاري (271) صحیح مسلم (1190).

حدیث میں الوبیص کے معنی چمک ہیں.

اوراحرام کے وقت عورتوں اورمردوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے حتی کہ حائضہ اورنفاس والی عورت کے لیے بھی غسل کرنا سنت ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس نفاس کوحالت میں ہی احرام کے وقت غسل کرنے اور لنگوٹ باندھ کراحرام باندھنے کا حکم دیا تھا دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر(1209).

پھر غسل کرنے اورخوشبولگانے کے بعد احرام کا لباس زیب تن کرے اوراگرفرضی نماز کا وقت ہو تونماز ادا کرے لیکن حائضہ اورنفاس والی عورت نماز ادا نہیں کرے گی اوراگرفرضی نماز کا وقت نہ ہو تودورکعت تحیۃ الوضوء کی نیت سے ادا کرلے ، نماز سے فارغ ہوکرقبلہ رخ ہواوراحرام کی نیت کرے .

یہ بھی جائزہے کہ وہ سواري (گاڑي) پرسوارہونے اورکوچ کرنے تک احرام کی نیت مؤخر کرلے لھذا میقات سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے سے قبل احرام کی نیت کرے .

اورپھرلبیک اللھم عمرۃ کہے اورپھر وہ تلبیہ کہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں :

(لبیک اللھم لبیک ، لبیک لاشریک لک لبیک ، إن الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک) اے اللہ حاضر ہوں میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا نعمتیں اورتعریفات اوربادشاہی تیري ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں لبیک الہ الحق کے الفاظ بھی شامل تھے ، اورابن عمررضی اللہ تعالی عنہ اپنے تلبیہ میں (لبیک وسعدیک ، والخیر بیدیک ، والرغباء إلیک والعمل) (میں باربارحاضرہوں تیري رغبت اورعمل بھی تیرے لیے) کے الفاظ زیادہ کیا کرتے تھے .

مرد کوچاہیے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اورمجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اورجولوگ میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود(1599) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے : سب سے بہترین حج وہ ہے جس میں تلبیہ بلند آواز سے کہا جائے اورقربانی کا خون بہایا جائے. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (1112) میں اسے حسن قرار دیا ہے .

حدیث کے الفاظ العج کا معنی تلبیہ بلند آواز سے کہنا اورالثج کا معنی قربانی کا خون بہانا ہے .

اورعورت صرف اتنی آواز سے تلبیہ کہے جواس کے ساتھ والی کوہی سنا جائے لیکن اگراس کے آس پاس غیر محرم مردہوں تواسے تلبیہ اونچی آواز سے نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ پست آواز سے کہے کہ کسی کوسنا نہ جائے .

اوراگراحرام باندھنے والے شخص کوکسی چيز کا خوف ہوکہ وہ اسے عبادت مکمل کرنے سے روک دے گی (مثلا بیماري یادشمن یاروکا جانا یا کوئی اورسبب) تواس صورت میں اسے احرام مشروط کرلینا چاہیے اوراس کے لیے وہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے :

(إن حبسني حابس فمحلي حیث حبستني) اگرمجھے کسی روکنے والے نے روک دیا توجہاں مجھے روکے وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی .

یعنی اگرمجھے بیماري یا تاخیر وغیرہ میں سے کسی مانع نے یہ عبادت مکمل کرنے سے روک دیا تومیں اپنے احرام سے حلال ہوجاؤں گا .

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالی عنہا کوجب انہوں نے بیماري کی حالت میں احرام باندھنا چاہا توانہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کومشروط کرلیں اورکہا کہ تم جومستثنی کروگی وہ تمہارے لیے تمہارے رب پرہوگا . صحیح بخاري(5089) صحیح مسلم(1207).

لھذا جب احرام کومشروط کرنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے میں اسے کوئی مانع پیش آجائے تواحرام کھول دے اور اس پر کوئی چیزلازم نہیں آئے گی .

لیکن جسے عبادت مکمل کرنے میں کسی مانع کا خدشہ نہ ہو تو اس کے لائق نہیں کہ وہ احرام کو مشروط کرے اس لیے کہ نہ تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے خود احرام کو مشروط کیا اور نہ ہی ہر کسی کو مشروط کرنے کا حکم دیا, بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالی عنھا کو بیماري کے باعث مشروط کرنے کا حکم دیا تھا .

محرم شخص کے لیے کثرت سے تلبیہ کہنا ضروري ہے خاص کر جب حالات اور جگہ میں تبدیلی ہو مثلا کسی بلند جگہ پر چڑھے یا چڑھائی سے نیچے اترے یا رات شروع ہو یا دن چڑھے ، اور تلبیہ کہنے کے بعد اللہ تعالی کی رضا و خوشنودي اور جنت طلب کرے اور اس کی رحمت سے آگ سے پناہ طلب کرتا رہے .

دوران عمرہ احرام سے لیکر طواف کی ابتدا کرنے تک تلبیہ کہنا مشروع ہے لھذا جب طواف کی ابتدا کرے تو تلبیہ کہنا ختم کردے .

-مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا :

جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے اور اگر یسر ہوسکے تو اسے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا چاہیے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا تھا . صحیح مسلم (1259)

دوم : طواف :

جب مسجد حرام میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر رکھے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(بسم اللہ ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ، اللھم اغفر لی ذنوبي ، وافتح لی أبواب رحمتک ، أعوذ باللہ العظیم ، وبوجھہ الکریم ، وبسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم) اللہ تعالی کے نام سے اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو، اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ، میں عظیم اللہ اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہی کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر حجر اسود کی جانب جائے اور دائیں ہاتھ سے اس کا استلام کرے اور اس کا بوسہ لے اور اگر بوسہ لینا مشکل ہو تو اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ کا بوسہ لے لے (حجر اسود کو ہاتھ سے چھونے کا نام استلام ہے) اور اگر استلام کرنا بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کی جانب رخ کرکے اس کی جانب اشارہ کرکے تکبیر کہے اور ہاتھ کو نہ چومے .

حجر اسود کا استلام کرنے میں بہت فضیلت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

اللہ تعالی روز قیامت حجر اسود کو لائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور جس نے بھی اس کا حقیقی استلام کیا ہوگا اس کی گواہی دے گا . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب (1144) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور افضل یہ ہے کہ وہ دھکم پیل نہ کرے اور باقی لوگوں کو تکلیف واذیت نہ دے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا :

اے عمر تو قوي وطاقتور شخص ہے حجر اسود پر بھیڑ نہ کر کیونکہ کمزور وناتواں کو تکلیف دے گا, اگر فرصت پاؤ تو اس کا استلام کرلو وگرنہ اس کی جانب رخ کرکے تکبیر کہہ لو. مسند احمد (191) علامہ البانی رحمہ اللہ نے مناسک الحج والعمرۃ (21) میں اسے قوي کہا ہے .

پھر دائيں جانب چلے اور بیت اللہ کو اپنی بائيں جانب رکھے اور جب رکن یمانی (یہ حجر کی بعد تیسرا کونہ ہے) کا استلام کرے رکن یمانی کا نہ تو بوسہ لے اور نہ ہی وہاں تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے اور اگر اس کا استلام بھی نہ کرسکے یعنی اسے ہاتھ نہ لگا سکے تو وہاں سے آگے چل دے اور اس پر رش نہ کرے ، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

۰{ربنا آتنافی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار}۰ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات دے .

سنن ابوداود، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1666) میں اسے حسن قرار دیا ہے .

جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرے تو اس کے سامنے آکر تکبیر کہے ، اور باقی طواف میں اسے جو دعا پسند ہو وہ کرے یا اللہ کا ذکر کرے اور یا پھر قرآن مجید کی تلاوت کرے کیونکہ طواف اللہ تعالی کے ذکر کے لیے بنایا گیا ہے .

اور مرد کے لیے اس طواف میں دو چیزیں کرنا ضروري ہیں :

اول : ان میں سے ایک تو اضطباع ہے یہ طواف کی ابتدا سے لیکر اس کے اختتام تک ہوگا ، اضطباع یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں کندھا ننگا کرلے وہ اس طرح کہ چادر کا درمیانہ حصہ اپنے دائيں کندھے کے نیچے رکھے اور دونوں کنارے بائيں کندھے پر ہوں ، اور جب طواف مکمل کرلے تو چادر کو طواف سے پہلے والی حالت میں ہی کرلے کیونکہ اضطباع صرف طواف کے لیے ہے .

دوم : دوسري چیز طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ضروري ہے ، رمل یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز تیز چلا جائے ، اور باقی چار چکروں میں رمل نہیں بلکہ وہ عام عادت کے مطابق ہی چلے .

جب طواف کے سات چکر پورے کرچکے تو اپنا دایاں کندھا ڈھانپ لے اور مقام ابراہیم کی جانب جائے اور یہ آیت پڑھے ۰{وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى}۰ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون قل یا ایھا الکافرون اور دوسري رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھے ، پھر نماز سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس جائے اور اگر میسر ہو سکے تو اس کا استلام کرے ، یہاں صرف استلام کرنا ہی مشروع ہے ، اور اگر استلام کرنا ممکن نہ ہو تو وہاں سے چل نکلے اور حجر اسود کی جانب اشارہ نہ کرے .

سوم : سعی

پھر سعی کرنے کے لیے صفا مروہ کی جانب جائے اور یہ آیت پڑھے ۰{إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ}۰ یقینا صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں ، اور یہ کہے ہم وہاں سے ابتدا کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالی نے ابتدا کی ، اور پھر صفا پر چڑھے حتی کہ کعبہ نظر آنے لگے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرکے جو چاہے دعا کرے ، یہاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے : (لاإلہ إلا اللہ وحدہ لاشریک لہ , لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شيء قدیر . لاإلہ إلا اللہ وحدہ أنجز وعدہ ، ونصر عبدہ ، وھزم الأحزاب وحدہ) اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے ملک ہے اسی کے لیے تعریف ، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے ، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ، اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا ہی تمام جماعتوں کو شکست دي . صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)

یہ تین بار دہرائے اور اس کے مابین دعا بھی کرے یعنی وہ مندرجہ بالا کلمات کرنے کے بعد دعا کرے اور پھر دوسري بار یہی کلمات ادا کرکے دعا کرے اور پھر تیسري بار کلمات ادا کرکے مروہ کی جانب روانہ ہوجائے اور تیسري بار یہ کلمات ادا کرنے کے بعد دعا نہ کرے .

اور جب سبز ستونوں کے پاس پہنچے تو حسب استطاعت تیزي سے دوڑ لگائے اور کسی دوسرے کو تکلیف واذیت نہ دے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفامروہ کے مابین سعی کی اور فرمایا: ابطح دوڑے بغیر طے نہ کی جائے سنن ابن ماجہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ (2419) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابطح وہ مسافت ہے جو اس وقت دو سبز ستونوں کے مابین ہے.

جب دوسرے سبز ستون کے پاس پہنچے تو عام حالت میں چلنا شروع کردے حتی کہ مروہ پر پہنچ جائے اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو اور ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات کہے جو صفا پر کہے تھے اور پھر مروہ سے نیچے اترنے کے بعد چلنے والی جگہ پر چلے اور دوڑنے والی جگہ پر دوڑ لگائے، اور جب صفا پر پہنچے تو جس طرح پہلے کیا تھا اسی طرح اس بار بھی کرے، اور اسی طرح مروہ پر حتی کہ سات چکر مکمل کرے، اس کا صفا سے مروہ جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا واپس آنا دوسرا چکر ہے، سعی کرنے والا اپنی سعی میں جو چاہے دعا کرسکتا ہے اور قرآن کی تلاوت بھی کرسکتا ہے.

تنبیہ:

فرمان باري تعالی: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ} یقینا صفا اور مروہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں، یہ آیت سعی کرنے والا صرف اس وقت پڑھے گا جب وہ سعی کے لیے صفا کے قریب پہنچے اور صرف سعی کی ابتدا میں پڑھی جائے گی، ہر بار صفا پر آنے کے وقت یہ آیت پڑھنی مستحب نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے بھی ہیں.

چہارم: سر منڈانا یا بال چھوٹے کروانا:

جب سعی کے سات چکر مکمل کرچکے تو مرد اپنے پورے سر کو منڈائے، یا پھر اپنے بال چھوٹے کروائے.

پورے سر کو منڈوانا ضروري ہے اور اسی طرح پورے سر کے ہر جانب سے سب بال چھوٹے کروانا ضروري ہیں لیکن سر منڈانا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے ایک بار دعا فرمائی ہے. صحیح مسلم حدیث نمبر (1303).

لیکن عورت اپنے بال انگلی کے ایک پورے جتنے بال کاٹے گی.

تو اس طرح عمرہ کے اعمال مکمل ہوچکے تو اس طرح عمرہ احرام، طواف، سعی اور سر منڈانا یا بال چھوٹے کروانے کو عمرہ کہا جائے گا.

اللہ تعالی سے ہماري دعا ہے کہ وہ ہمیں اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے اعمال قبول فرمائے یقینا وہ قریب اور دعائیں قبول کرنے والا ہے.

دیکھیں: کتاب مناسک الحج والعمرۃ للالبانی, اور کتاب صفۃ الحج والعمرۃ وکتاب المنہج لمرید الحج تالیف ابن عثیمین رحمہم اللہ تعالی.

واللہ اعلم.